إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۴۸

37

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان

خطبہ نمبر

الفضل

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	مورخہ ۲ شعبان ۱۳۵۶ھ	یوم جمعہ	مطابق ۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۳۴

خطبہ جمعہ

تمہارے اعمال افعال اور اقوال تمام دنیا سے نرالے ہونے چاہئیں

احمدی بچوں سے خصوصیت کے ساتھ خطاب

خدا کی آواز سن کر تمہارا سر فوراً جھک جائے اور اس کے خلاف ذرا جنبش نہ پیدا ہو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

آج میرا منشاء ایک خاص مضمون بیان کرنے کا تھا۔ مگر چونکہ میں کچھ دنوں کے لئے باہر جا رہا ہوں۔ میں نے سمجھا کہ ایسے اہم معاملہ کو ایسے ہی وقت میں بیان کرنا چاہیئے۔ جبکہ بعد میں آنے والے خطبات میں اگر ضرورت ہو۔ تو اس کی مزید تشریح کی جا سکے۔ اس لئے میں اس مضمون کو اس وقت تک کہ

خدا تعالیٰ کی مشیت

اس کا وقت لے آئے۔ چھوڑتا ہوں۔ اور آج جماعت کو مختصر الفاظ میں اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل

ہے۔ کہ اس نے ہمیں ایسے زمانہ میں پیدا کیا ہے۔ جس کی خواہش اور امید کروڑوں کروڑ آدمی جو ہم سے کم محبت رسول نہیں رکھتے تھے۔ یا ہم سے کم خشیت اللہ اُن کے دلوں میں نہ تھی۔ کرتے ہوئے گزر گئے۔ چھوٹی چھوٹی خواہشات بھی انسان کے قلب میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کر دیتی ہیں۔ تو بڑی بڑی خواہشات کے عدم حصول پر جذبات کی جو قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ یا جیسے جیسے رنج اور دکھ انسان کو اٹھانے پڑتے ہیں۔ ان کا اندازہ لگانا کوئی آسان کام نہیں۔ یہ وہ زمانہ ہے۔ جس کے متعلق تمام گزشتہ انبیاء لوگوں کے دلوں میں امیدیں پیدا کرتے چلے گئے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام آئے

اور انہوں نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو عظیم الشان نشانات دکھائے۔ انسانی ایمان کو تازہ کر دینے والے معجزات دکھائے الٰہی فضلوں کا مشاہدہ کرایا۔ ان کے ایمانوں کو تازگی بخشی۔ اور انہیں محبتِ الٰہی کا ایسا درس دیا۔ کہ ان کے دل خوشی۔ اور اطمینان سے لبریز ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید اور جلسہ سالانہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قلم سے

(۱) دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس سال تحریک جدید کا مستقل فنڈ قائم کرنے کی وجہ سے اس کی مالی حالت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اس ماہ میں اس کے اخراجات چلنے بھی مشکل نظر آ رہے ہیں۔ حالانکہ بہت سی رقوم قرض بھی لی گئی ہیں:

(۲) ابھی دوستوں کے ذمہ پچاس ہزار کے قریب رقم باقی ہے، حالانکہ اکتوبر آ گیا ہے اور وعدوں کے سال کا اختتام قریب ہے:

(۳) اگر دوست اپنے گزشتہ اور اس سال کے وعدوں کو پورا کر دیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کام بلا روک ٹوک ہو سکتے ہیں:

(۴) یہ تحریک کی پہلی قسط کا آخری سال ہے۔ اور اس میں دوستوں کو خاص نمونہ دکھانا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آئندہ قربانیوں کی توفیق دے:

(۵) شائد دشمن ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر پھر حملہ آور ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اسے بتا دیں کہ اس کی امید وہم سے زیادہ نہیں:

(۶) کئی بڑی جماعتیں جیسے قادیان اور لاہور بہت پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے۔ پس انہیں اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھانی چاہئیں:

(۷) چونکہ بھولے ہوؤں کو یاد کرانا خاص ثواب کا موجب ہوتا ہے۔ مخلص احباب کو چاہیئے کہ اپنے دوستوں کو ہوشیار کریں۔ اور وعدے پورے کرائیں۔ اس بارہ میں مرکزی دفتر بھی احباب سے اعانت چاہتا ہے۔ اس کی اعانت یقیناً ترقی درجات کا موجب ہوگی:

(۸) وقت کم ہے کام زیادہ ہے۔ پھر کیا معلوم دوسرا ثواب کا کام کرنے کی توفیق کسے ملے کسے نہ ملے۔ اس لئے آج ہی خدا کے دین کی حمایت کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ کہ جو کام میں پہل کرتا ہے خدا اس کے لئے ثواب میں پہل کرتا ہے:

(۹) جلسہ سالانہ کی تحریک ہو چکی ہے۔ کئی سالوں سے یہ فنڈ مقروض چلا آتا ہے۔ دوست اس کو کامیاب کرنے کی بھی کوشش کریں:

اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں:

خاکسار مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

اور اپنے ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی دنیا عام لوگوں کی دنیا سے علیحدہ ہو گئی۔ اور لوگوں نے یوں محسوس کیا۔ جیسے انہیں آگ سے نکال کر ایک ٹھنڈے کمرے میں پہونچا دیا گیا ہے۔ یا یہ آپ گویا جنگل سے اٹھا کر ایک نہائت ہی اعلیٰ درجہ کے باغ میں بٹھا دیا گیا ہے۔ مگر جب وہ لوگ خوش ہوئے اور ان کے دلوں میں شکر کا جذبہ پیدا ہوا اور انہوں نے کہا ہم کتنی بڑی راحت میں ہیں۔ اور خدا نے ہم سے کیسا اچھا کام لیا۔ تو نوح ؑ نے ان سے کہا ابھی ایک اور زمانہ آنے والا ہے۔ اور ایک ایسی جنگ ہونے والی ہے۔ جو اس جنگ سے بہت زیادہ خطرناک اور مہیب ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے انعامات بھی نازل ہونے والے ہیں۔ جو تمہارے انعامات سے بہت بڑھ کر ہیں۔ اس طرح حضرت نوح ؑ نے اپنی قوم کے دلوں میں اس

آخری زمانہ کے دیکھنے کی خواہش

پیدا کر دی۔ جو بہادر تھے ان کے دلوں میں اس لحاظ سے کہ کاش اس جنگ میں انہیں بھی لڑنے کا موقعہ ملے۔ اور جو نسبتاً کمزور تھے۔ ان کے دلوں میں اس لحاظ سے کہ کاش ان نعمتوں اور فضلوں کے دیکھنے کا جو اس روحانی جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے ہیں انہیں بھی موقعہ میسر آئے۔ اور وہ اس کی حمد و ستائش کے گیت گائیں یہی کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا یہی کچھ حضرت موسیٰ ؑ نے کہا یہی کچھ حضرت عیسیٰ ؑ نے کہا۔ اور پھر انکے بعد جب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ

آیا۔ وہ موعود زمانہ جس کے لئے دنیا کی پیدائش ہوئی تھی۔ اور اس انسان کو مبعوث کیا گیا جس انسان کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا۔ کہ لولاک لما خلقت الافلاک یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر تو نہ ہوتا تو میں دنیا کو ہی پیدا نہ کرتا۔ تو اس وقت انسانی ترقیات کے کمال تک پہونچنے اور خدائی فضلوں کے انتہا تک پہونچنے کا زمانہ آ گیا۔ لوگ خوش ہوئے اور انسان نے مسرت سے جھوم کر کہا میں کس بلند معیار تک پہونچ گیا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابھی ایک آخری زمانہ آنے والا ہے میں نہیں جانتا۔

میری امت کی ابتدا اچھی ہے یا انتہا

غرض وہ اطمینان کا سانس جو انسان لے سکتا تھا اس اطمینان کا سانس لینے کے معاً بعد ان کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نئی امید پیدا کر دی۔ اور آپ نے فرمایا بیشک میرا زمانہ بہترین ہے۔ مگر میری روحانی تربیت سے بعض اور لوگ بھی حصہ لینے والے ہیں۔ اور ایک دفعہ پھر میں آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا ہوں پھر روحانی طور پر میری ایک اور بعثت ہونے والی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا میری امت کی ابتدا اچھی ہے یا انتہا۔ جب آپ نے فرمایا کہ میں نہیں کہہ سکتا میری امت کی ابتدا اچھی ہے یا انتہا، تو لوگوں کے دلوں میں خواہش پیدا ہوگی اور انہوں نے چاہا کہ کاش ہم بھی وہ زمانہ دیکھیں۔ غرض ہر نبی نے اس زمانہ کی خبر دی۔ اور ہر امت نے اس کو دیکھنے کی خواہش کی۔ مگر اس زمانہ کو دیکھنے کا موقعہ کس کو ملا تمہارے اور میرے جیسے کمزور لوگوں کو:

خواجہ مظہر جان جاناں

ایک دفعہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کے ایک شاگرد بھی جو انہیں بہت پیارے تھے۔ اور وہ خود بھی بڑے عارف تھے۔ ان کے پاس موجود تھے کہ کوئی شخص بالائی کے لڈو لایا۔ اور اس نے وہ لڈو تحفہ کے طور پر آپ کے سامنے پیش کر دیئے (دہلی کے بالائی کے لڈو خاص مشہور ہیں) انہوں نے ان لڈوؤں میں سے دو لڈو اٹھا کر اس شاگرد اور خلیفہ کو دے دیئے دو چار منٹ گزرے تو آپ نے نگاہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ میاں تمہارے ہاتھ میں تو کچھ بھی نہیں۔ میں نے تو تمہیں لڈو دیئے تھے وہ کہنے لگا۔ حضور وہ تو میں نے اسی وقت کھا لئے کہنے لگے کیا دونوں کھا لئے۔ وہ کہنے لگا۔ حضور" لڈو بھی کوئی چیز ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وُہ تو ایک دفعہ ہی میں سنے مُونہہ میں ڈال لیئے۔ خواجہ مظہر جان جاناں صاحب ایک جذبہ کی حالت میں چلے گئے۔ اور بار بار یہ فقرہ دوہرانے لگے۔

میاں تمہیں لڈو کھانے بھی نہیں آتے

یہ دیکھ کر شاگرد کے دل میں کچھ ندامت اور شرمندگی پیدا ہُوئی۔ اور اُس نے کہا۔ حضُور پھر آپ ہی بتایئے۔ کہ لڈو کس طرح کھائے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا پھر کبھی لڈو آئے تو تمہیں بتائیں گے۔ چند دن گزرے تھے۔ کہ پھر کوئی شخص تحفہ کے طور پر آپ کے پاس بالائی کے لڈو لایا۔ وُہ شاگرد پاس ہی بیٹھا تھا۔ کہنے لگا۔ حضُور اب بتائیں۔ کہ لڈو کس طرح کھائے جاتے ہیں۔ آپ نے جیب سے ایک رومال نکالا۔ اور اسے بچھا کر اس پر ایک لڈو رکھ دیا۔ اور اپنے اس شاگرد کو دیکھ کر فرمایا۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ یہ ایک چھوٹی سی چیز ہے۔ یاد رکھو۔ یہ چھوٹی چیز نہیں۔ بلکہ بہت بڑی ہے۔

ذرا غور تو کرو

کہ اس لڈو کے بنانے میں کیا کیا چیزیں خرچ آتی ہیں۔ کچھ گھی لگتا ہے کچھ بالائی لگتی ہے۔ کچھ میٹھا لگتا ہے۔ کچھ میدہ خرچ ہوتا ہے۔ پھر فرمایا۔ تو ان چیزوں کو ذرا آگے تو پھیلاؤ۔ اور اگر سب کو نہیں۔ تو خالی میدے کو ہی لے لو۔ کتنی محنتوں اور مشقتوں کے بعد وُہ تیار ہوا ہے تم جانتے ہو۔ کہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر زمیندار اپنے کھیتوں کو گئے۔ بیمار بچوں کو گھروں میں چھوڑ کر اور بعض دفعہ خطرناک امراض میں مبتلا بیویوں کو چھوڑ کر آدھی رات کے وقت انہوں نے اپنے ہل اٹھائے۔ اور کھیتوں کو چل دیئے۔ ننگے پاؤں پتھروں اور روڑوں پر سے گزرتے ہُوئے ایسی حالت میں کہ انہیں سانپوں کے ڈسنے کا خطرہ تھا۔ اور بچھو کی نیش زنی کا ڈر۔ مگر وُہ والہانہ انداز میں گئے۔ اور انہوں نے ہل چلانا شروع کر دیا۔ پھر فرمانے لگے۔ آخر انہوں نے یہ کیوں کیا۔ اور کیوں یہ تمام صعوبتیں اور تکالیف برداشت کیں۔ صرف اس لیئے کہ ایک دن مظہر جان جاناں لڈو کھا کر اپنا مُونہہ میٹھا کرے۔ اتنا ہی کہا تھا۔ کہ وُہ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ کہتے ہُوئے اپنے خیالات میں محو ہو گئے۔ اور دیر تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے رہے۔ پھر فرمانے لگے۔ چھ مہینے تک اس زمیندار نے رات اور دن کی تکلیف اٹھا کر غلہ پیدا کیا۔ پھر اس کو تاجر نے خریدا۔ پھر اس کو چکیوں میں پیسا گیا۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں آدمی اس کام میں لگے۔ اور انہوں نے میدہ تیار کیا۔ مگر کام یہاں سے بھی شروع نہیں ہُوا۔ اس سے بھی پہلے ہل کے لیئے لوہے کی ضرورت تھی۔ اس لوہے کو لوہار نے کس طرح تپتی ہُوئی گرمیوں کے موسم میں بھٹی کے پاس بیٹھ کر تیار کیا۔ مگر اُس لوہار نے بھی صرف لوہے کا آلہ بنایا لوہے کو کانوں سے نکالا نہیں۔ بلکہ اس کے لیئے دُور دراز ملکوں میں ہزاروں لوگ تھے۔ جو کانوں میں کام کر رہے تھے۔ جنہوں نے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر اور تہہ خانوں میں دن رات کام کر کے لوہا نکالا۔ پھر بیسیوں خچروں پر وُہ لد لدا کر ہمارے ملک میں پہونچا۔ یہ سب کچھ کیوں ہُوا۔ صرف اس لیئے کہ مظہر جان جاناں ایک لڈو کھالے۔ غرض اس مضمون کو جو اگر وسیع کر کے بیان کیا جائے۔ تو کئی دن لگ جائیں۔ بیان کرتے چلے گئے۔ اور درمیان میں جب محبت الٰہی کا جذبہ ترقی کر جاتا۔ تو سبحان اللہ۔ سبحان اللہ کہنے لگ جاتے۔ اس کے بعد آپ نے

لڈو میں سے ایک ذرا سا ٹکڑہ

توڑا۔ اور اُسے اپنے مونہہ میں ڈالا۔ کہ اتنے میں مؤذن پہونچ گیا۔ اور اُس نے عرض کیا۔ کہ عصر کی نماز کو دیر ہو رہی ہے۔ چنانچہ آپ اسی وقت کھڑے ہو گئے۔ اور وُہ لڈو وہیں دھرے کا دھرا رہ گیا۔ تو

ایک عارف اور حقیقی علم رکھنے والا

لڈو کی بھی کیسی قدر کرتا ہے۔ اس لڈو کی جس کی دُنیا کی نگاہ میں کوئی قدر نہیں۔ اچھے سے اچھا لڈو آنہ دو آنے کو آجائے گا۔ ایک چھوٹا بچہ جس کا وجود دُنیا میں کسی فائدہ کا نہیں ہوتا۔ اس کو خوش کرنے کے لیئے بعض دفعہ تم دو دو۔ تین تین آنے کے لڈو کھلا دیتے ہو۔ ایک فاسق و فاجر انسان جس کی نہ دین میں عزت ہے۔ نہ دُنیا میں۔ اپنے مونہہ کے چسکے کے لیئے دس دس لڈو کھا جاتا ہے۔ پس وُہ لڈو کیا چیز ہے جسے اتنی حقیر چیزوں کے لیئے قربان کر دیا جاتا ہے۔ لیکن خواجہ مظہر جان جاناں نے اسے ایک اور نگاہ سے دیکھا۔ انہوں نے یہ نہیں دیکھا۔ کہ یہ ایک لڈو ہے جو میرا مونہہ میٹھا کرے گا۔ بلکہ انہوں نے یہ دیکھا۔ کہ کتنے آدمیوں نے اپنی جان کو اس لڈو کے تیار کرنے کے لیئے ہلکان کیا۔ اور اس لیئے ہلکان کیا۔ تا

اللہ تعالےٰ کا ایک بندہ لڈو کھائے

ہزاروں نہیں۔ لاکھوں۔ لاکھوں نہیں کروڑوں۔ کروڑوں نہیں اربوں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ سالوں سے خدا تعالیٰ کے ان گنت فرشتے دُنیا کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کی تیاری میں لگے ہُوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے وُہ زبردست آئین جن میں سے ایک چھوٹے سے چھوٹے قانون کے مقابلہ میں بھی دُنیا کی تمام پارلیمنٹوں کے آئین بالکل ذلیل اور ہیچ ہیں۔ انسان کی خدمت میں لگے ہُوئے ہیں۔

دُنیا کی پارلیمنٹوں میں سے

کسی ایک پارلیمنٹ کا بھی کوئی قانون ایسا نہیں۔ جو دو سو سال تک یکساں چل سکے۔ مگر خدا تعالیٰ کا ایک قانون بھی ایسا نہیں۔ جو کروڑوں نہیں۔ اربوں سالوں میں ایک دفعہ بھی بدلا ہو۔ وُہ خود فرماتا ہے۔ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۚ دُنیوی گورنمنٹیں جنہیں اپنی طاقتوں پر ناز ہوتا ہے۔ جنہیں اپنی قوتوں پر فخر ہوتا ہے۔ وُہ کہتی ہیں۔ فلاں جگہ چھاؤنی قائم کی جائے۔ وہاں چھاؤنی بن جاتی ہے۔ لیکن ابھی سو سال نہیں گزرتے۔ کہ وہاں سے چھاؤنی بدل کر کسی اور جگہ چلی جاتی ہے۔ لیکن خدا نے کہا۔ ہماری

گرمی کا مرکز

سُورج میں ہے۔ اس پر کروڑوں نہیں اربوں سال گزر گئے۔ ایک کروڑ کے بعد دوسرا کروڑ۔ اور دوسرے کے بعد تیسرا کروڑ آیا۔ ایک لاکھ کے بعد دوسرا لاکھ اور دوسرے کے بعد تیسرا لاکھ آیا۔ ایک ہزار کے بعد دوسرا ہزار اور دوسرے کے بعد تیسرا ہزار آیا۔ ایک دن کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا دن آیا۔ ایک گھنٹے کے بعد دوسرا۔ اور دوسرے کے بعد تیسرا گھنٹہ آیا۔ غرض زمانہ گزرا۔ اور گزرتا چلا جاتا ہے مگر قانون وہی ہے۔ دن آتا ہے اور پھر رات آتی ہے۔ رات گزرتی ہے۔ تو دن آجاتا ہے اور گرمی کا مرکز ہمیشہ سُورج ہی رہتا ہے یہ چھاؤنی نہیں بدلتی۔ پھر خدا نے کہا۔

ہوائیں فلاں جگہ سے اٹھیں

اور ہندوستان پر اپنا پانی برسائیں اس قانون پر لاکھوں سال گزر گئے۔ ہمارے باپ دادوں کے زمانہ میں بھی یہی قانون تھا۔ ان کے باپ دادوں کے زمانہ میں بھی یہی قانون تھا۔ جن دنوں اسلامی حکومت تھی۔ ان دنوں میں بھی یہی قانون تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب ہندوؤں کا غلبہ تھا۔ اس وقت بھی یہی قانون تھا۔ اور ان سے پہلے جب ڈریوڈین لوگوں کا زور ہندوستان میں تھا۔ ان دنوں بھی یہی قانون تھا۔ اور اب تک بھی ویسی سے ہوائیں اٹھتیں اور ہندوستان میں بارش برسادیتی ہیں۔

خدا نے کہا کہ آگ جلائے

اب ساری دنیا میں قانون بدلتے رہتے ہیں۔ حکومتیں بدلتی ہیں۔ فلسفے کے اصول بدلتے ہیں۔ تہذیب بدلتی ہے۔ تمدن بدلتا ہے۔ مگر خدا کا قانون نہیں بدلتا۔ آگ ہمیشہ جلاتی ہی ہے یہ کبھی نہیں ہؤا۔ کہ اس نے کسی کی پیاس بجھادی ہو۔ پھر خدا نے کہا پانی پیاس بجھائے۔ نتیجہ یہ ہے کہ پانی پیاس ہی بجھاتا ہے۔ آگ نہیں جلاتا۔ تو

خدا تعالیٰ کا ایک چھوٹے سے چھوٹا قانون

بھی دنیا کی تمام پارلیمنٹوں کے بڑے سے بڑے قوانین کے مقابلہ میں بڑا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ایسے تمام قوانین خواہ وہ چھوٹے ہیں یا بڑے اربوں ارب لوں سے

ایک حقیر انسان کی خدمت کے لئے

لگا رکھے ہیں۔ مگر انسانوں میں سے ہزاروں نہیں لاکھوں۔ لاکھوں نہیں کروڑوں بلکہ ہر لاکھ میں سے ننانوے ہزار نوسو ننانوے انسان ایسے ہیں کہ جب سورج ڈوبتا ہے۔ اور شام آتی ہے تو کبھی وہ نظر اٹھا کر بھی اوپر نہیں دیکھتے کہ ان کے سروں پر کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ رمضان کے مہینہ میں یا عید کے موقعہ پر کسی نے چاند دیکھ لیا تو دیکھ لیا۔ اور ستاروں کی طرف تو کسی کی توجہ ہی نہیں ہوتی۔ اور اگر ہوتی بھی ہے تو قریب کے ستاروں کی طرف۔ مگر انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ

لاکھوں لاکھ اور کروڑوں کروڑ ستارے

جو اس کے سر پر کھڑے آنکھیں جھپک رہے ہیں۔ دنیا کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اسے یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ یہ وہ خدائی پہرہ دار ہیں۔ جو اس کی حفاظت کے لئے مقرر ہیں۔ ان اربوں ارب ستاروں میں سے ایک بھی ایسا نہیں جس کی روشنی انسان کی زندگی کے کام نہ آرہی ہو کوئی انسانی اخلاق کیساتھ تعلق رکھتا ہے کوئی صحت کیساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کوئی غذا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کوئی دنیا کے ذرات کو جوڑنے کا کام کر رہا ہے۔ کوئی پانی برسا رہا ہے۔ کوئی ہوا چلا رہا ہے اور اسی طرح تمام ستارے اپنے اپنے کام میں خاموشی سے مصروف ہیں۔ مگر انسان کو کچھ پتہ ہی نہیں۔ کہ اس کے لئے خدا نے کتنے عظیم الشان سیارے اور ستارے اور سورج اور چاند کام کے لئے لگا رکھے ہیں یہ جب بازار میں سے گزرتا ہے۔ اور دیکھتا ہے۔ کہ دو چار سو آدمی اکٹھے شور مچا رہے ہیں۔ تو حیرت سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور حیرت سے پوچھتا، کہ کیا بات ہے۔ وہ سو دو سو آدمی تو اس کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ لیکن یہ کروڑوں کروڑ ستارے جو دنیا کی آبادی سے بھی زیادہ ہیں رات دن کام کر رہے ہے۔ اور اس کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کی توجہ کو اپنی طرف نہیں پھیراتے۔ پھر یہ ایک دو آدمی کو معمولی طور پر دوڑتے ہوئے دیکھتا ہے تو فوراً تجسس کی نگاہوں سے ان کی طرف دیکھنے لگتا ہے۔ لیکن بعض سیارے اس کی خدمت میں، ہزاروں لاکھوں میل کی رفتار سے دوڑ رہے ہیں۔ مگر یہ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا کہ کیا ہو رہا ہے۔ اسی لئے کہ

خدا کا قانون

خاموشی سے یہ سب کچھ کر رہا ہے۔ اور ایسی طرز پر کام ہو رہا ہے۔ کہ انسان کو یہ احساس بھی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ اس کے فائدہ کے لئے اس قدر دوڑ دھوپ ہو رہی ہے۔ اور اگر کبھی نگاہ اٹھاتا بھی ہے۔ تو کبھی یہ نہیں سوچتا۔ کہ میرے جیسی حقیر چیز کے لئے خدا نے کیا کیا سامان پیدا کر دیئے۔ غرض وہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ان چیزوں پر جو محض اس کے فائدہ کے لئے معرض وجود میں آئی ہیں نگاہ بھی نہیں ڈالتا۔ اور ان تغیرات کی قیمت کو سمجھتا ہی نہیں جو اس کے لئے پیدا کئے جا رہے ہیں۔ ہاں وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کی قیمت کو خوب سمجھتا ہے وہ ایک دھیلے کی قیمت سمجھتا ہے وہ ایک پیسہ کی قیمت سمجھتا ہے وہ ایک روپیہ کی قیمت بہت زیادہ سمجھتا ہے۔ مگر وہ سورج اور چاند اور سیاروں اور ستاروں اور ان کروڑوں چمکنے والی ہستیوں کی جو اس پر نیک یا بد اثر ڈال رہی ہیں کوئی ہستی نہیں سمجھتا۔ مگر خواہ انسان ان چیزوں کی قیمت سمجھے یا نہ سمجھے اس امر سے کون انکار کر سکتا ہے کہ یہ سب کچھ

انسانی زندگی کے قیام کے لئے

ہے۔ پھر ایسے انسانوں کی زندگی کے قیام کے لئے بھی ہے جو خدا تعالیٰ کو گالیاں دیتے اس کے نبیوں کا انکار کرتے۔ اور اس کے کلام اور نشانات پر ہنسی اڑاتے ہیں۔ پس اگر یہ سارے کا سارا عالم ایک ادنےٰ سے ادنےٰ انسان کی خدمت کے لئے بھی لگا ہؤا ہے۔ تو پھر کیا کہنا ہے اس انسان کا جس کے متعلق خدا نے یہ کہا کہ لولاک لما خلقت الافلاک اور پھر کیا کہنا اس انسان کا جن کے متعلق وہ لولاک لما خلقت الافلاک کا مصداق یہ الفاظ کہے۔ کہ میں نہیں کہہ سکتا میری امت کی ابتدا اچھی ہے یا انتہا ؟

غرض یہ مبارک زمانہ ہم کو ملا۔ مگر ہم میں سے بہت لوگوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا انہوں نے خدا کے مسیح کی اتنی بھی قدر کی۔ جتنی مظہر جان جاناں نے ایک لڈو کی کی تھی۔ دلی کا بنا ہؤا بالائی کا لڈو حضرت مظہر جان جاناں کے سامنے آیا۔ وہ

خدا کا ایک عارف بندہ

تھا۔ اس نے لڈو کو جونہی دیکھا۔ لڈو نے اس کی ساری توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور دنیا و مافیہا کو اس کے ذہن سے اتار دیا۔ کیونکہ اس لڈو میں اسے خدا کا جلوہ دکھائی دیا۔ اس نے سارا لڈو نہیں کھایا۔ بلکہ لڈو کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا چکھا۔ اور اس ٹکڑے میں پھر اسے

خدا تعالیٰ کا جلال

نظر آیا۔ حتےٰ کہ اس کے چکھنے پر اسے باقی تمام لڈو بھی بھول گیا۔ دنیا کو خدا زمین میں نظر نہیں آتا اسے خدا سورج چاند میں نظر نہیں آتا۔ اسے خدا سارے عالم میں بھی نظر نہیں آتا۔ مگر مظہر جان جاناں کو ایک لڈو میں نظر آگیا۔ اور چونکہ خدا کا جلوہ جب نظر آئے تو وہ ترقی کرتا ہے۔ آخر وہ جلوہ انہیں لڈو کے اس ٹکڑہ میں نظر آگیا۔ جو انہوں نے اپنے مونہہ میں ڈالا تھا۔ اور خود لڈو بھی ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ مگر کیا ہماری جماعت کے دوست

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قدر

اس لڈو کے ایک ذرہ کے برابر بھی سمجھتے ہیں۔ کتنے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ایک عظیم الشان تغیر ہے۔ جس کو پیدا کرنے کے لئے مسیح موعودؑ دنیا میں آیا۔ کتنے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسیح موعود دنیا میں اس لئے نہیں آیا۔ کہ لوگ آپ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتے۔ بیعت کرتے اور یہ سمجھتے کہ معاملہ ختم ہو گیا۔ یہ رسمی چیز ایسی نہیں تھی۔ جس کے لئے خدا کو اتنا عظیم الشان انسان بھیجنے کی ضرورت محسوس ہوتی

39

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ خدا دُنیا میں ایک تغیر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اتنا عظیم الشان تغیر کہ جسے دیکھ کر دُشمن بھی یہ اقرار کرے۔ کہ اس تغیر کے لئے جتنی بھی قربانی کی جاتی کم تھی۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے پر ساری دُنیا کافر ہو گئی۔ مگر میں نہیں سچ کہتا ہوں۔ کہ یہ بات وُہ اس وقت تک کہتے ہیں۔ جب تک ہم دُنیا میں وُہ تغیر پیدا نہیں کر دیتے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا گیا تھا۔ اگر آج تم دُنیا میں وُہ تغیر پیدا کر دو۔ اگر آج تم دُنیا میں وُہ جنت پیدا کر دو۔ جس جنت کو پیدا کرنا خدا کا منشا اور مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد ہے۔ تو میں نہیں

خُدا تعالےٰ کی قسم کھا کر

کہتا ہوں۔ کہ وُہی شخص جو آج تم سے اس لئے لڑتا ہے۔ کہ تم دُنیا کو کافر قرار دیتے ہو۔ تم سے دو قدم آگے بڑھے گا۔ اور کہے گا۔ کہ ایسے عظیم الشان تغیر کے پیدا کرنے میں جس کے نتیجہ میں دُنیا کو جنت حاصل ہُوئی۔ جو لوگ حائل ہوتے ہیں۔ وُہ یقیناً کافر بلکہ اکفر ہیں۔ پھر وہ لوگ جو تم پر اعتراض کرتے اور کہتے ہیں کہ تم ہمیں جہنمی کہتے ہو۔ اگر تم اس جنت کو دُنیا میں قائم کر دو۔ تو وُہی لوگ جو آج تم سے اس لئے دست و گریبان ہو رہے ہیں۔ کہ تم انہیں جہنمی کہتے ہو۔ خود کہیں گے۔ کہ جو لوگ اس جنت کے قائم کرنے میں حائل تھے وُہ جہنمی ہی نہیں۔ بلکہ جہنم سے بھی اگر کوئی نچلا درجہ ہو۔ تو وہ اس میں گرائے جانے کے قابل ہیں۔ کیونکہ وُہ اس جنت سے لوگوں کو محروم کرتے تھے۔

پس لوگ اگر انکار کرتے ہیں۔ لوگ اگر اعتراض کرتے ہیں۔ لوگ اگر جوش میں آتے ہیں۔ لوگ اگر بُرا مناتے ہیں تو محض اس لئے کہ ان کے سامنے ابھی وُہ جنت نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور آپ کی جماعت نے دُنیا میں پیدا کرنی ہے۔ اُن کے سامنے کچھ دعوے ہیں۔ کچھ باتیں ہیں۔ کچھ لاف زنیاں ہیں۔ اور وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان باتوں کے لئے کسی کو کافر کہنا جائز نہیں۔ ان باتوں کے لئے کسی کو جہنمی کہنا جائز نہیں۔ لیکن اگر تم یہ قیمتی چیز ان کے سامنے رکھ دو۔ تو وہی لوگ جو اعتراض کر رہے ہیں۔ کہیں گے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ جو شخص مسیح موعودؑ کا انکار کرتا ہے۔ وُہ کافر بلکہ اکفر ہے۔ اور جو آپ کو نہیں مانتا۔ وُہ جہنمی ہی نہیں۔ جہنم کے نچلے حصہ میں گرائے جانے کے قابل ہے۔

دُنیا میں ایک شخص گزرا ہے جس کا نام لوگوں نے اس کی

دیوانگی کی وجہ سے مجنُوں

رکھ دیا ہے۔ حالانکہ مجنُوں اس کا نام نہیں تھا۔ بلکہ اس کا نام قیس تھا۔ لیکن بوجہ اس کے کہ وُہ عشق میں دیوانہ ہو گیا تھا۔ لوگوں نے اس کا نام ہی مجنوں رکھ دیا۔ حالانکہ مجنوں کے معنے عربی میں پاگل کے ہیں۔ اور لوگ مجنوں اسی طرح کہتے تھے۔ جس طرح کہ ہندوستانی دیوانوں کو پاگل کہتے ہیں۔ اب اگر ہمارے ملک میں کوئی شخص لوگوں سے یہ کہے۔ کہ پاگل یہ بات ہے۔ پاگل کی وُہ بات ہے تو لوگ اس کی بات سُنکر حیران ہونگے اور کہیں گے۔ کہ کونسے پاگل کی تم نام تو بتاتے نہیں۔ لیکن قیس کو ایک دُنیا پاگل پاگل کہکر بلاتی ہے۔ اور کسی کو حیرت نہیں ہوتی۔ ہر ایک فوراً سمجھ جاتا ہے۔ کہ یہ قیس کا ہی ذکر ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق یہ لفظ اتنی کثرت سے استعمال ہوا۔ کہ اب وُہ اس کا عَلم بن گیا ہے۔ اور اس کا نام قرار پا گیا ہے۔ غرض وُہ ایک مجنوں شخص تھا۔ مگر دیکھو۔ وُہ مجنوں بھی اپنی بات میں کیسا ہوشیار تھا۔ کہتے ہیں۔ مجنوں ایک جگہ بیٹھا ہُوا ایک کُتے کو گود میں لئے پیار کر رہا تھا۔ کہ پاس سے کوئی شخص گزرا۔ اور اس نے کہا۔ قیس یہ کیا دیوانگی کی حرکت کر رہے ہو۔ آج کل کے انگریزوں اور میموں کی سمجھ میں شائد یہ بات نہ آئے۔ کہ کتے کو پیار کرنے پر اس سے حیرت سے کیوں سوال کیا۔ کیونکہ وُہ خود کتوں کو پیار کرنے کے عادی ہیں۔ اور ہمیشہ انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اُن سے اگر کوئی کہے۔ کہ کتے کو کیوں پیار کر رہے ہو۔ تو وُہ شائد الٹا معترض کو پاگل سمجھیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ اس کا دماغ خراب ہو گیا۔ لیکن بہر حال ایشیائی ایشیائی ہے۔ اور مغربی مغربی — ایک ایشیائی جب بھی کسی ایسے شخص کو دیکھے گا۔ جو کتے سے پیار کر رہا ہو۔ وُہ حیرت سے اُسے دیکھے گا۔ اور اُسے اس کام سے روکے گا۔ اس بنا پر اس شخص نے جب مجنوں کو دیکھا۔ کہ وہ ایک کتے کو پیار کر رہا ہے۔ تو اس نے کہا۔ قیس یہ کیا پاگلانہ حرکت کر رہے ہو؟ قیس یہ اعتراض سُنکر حیرت سے بولا۔

کیا کر رہا ہُوں؟

اس نے کہا۔ تم ایک کتے سے پیار کر رہے ہیں۔ کہنے لگا۔ کتا۔ یہ تمہیں کتا نظر آتا ہو گا۔ مگر مجھے تو یہ لیلیٰ کا کتا نظر آتا ہے۔ گویا قیس کو حیرت ہُوئی۔ کہ وُہ شخص اس قدر بے وقوف ہے۔ کہ اسے کتے اور لیلیٰ کے کتے میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ کتا بے شک ایک گندی چیز ہے۔ مگر قیس کے نزدیک لیلیٰ کا کتا بالکل اور چیز تھا۔ وُہ کسی صُورت میں گندہ نہیں ہو سکتا تھا۔ تو جب کسی شخص سے کسی کو

حقیقی عشق

ہوتا ہے۔ اُسے اپنے معشوق کی ہر چیز پیاری نظر آنے لگ جاتی ہے اب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایک انسان ہی تھے۔ اور ویسے ہی انسان تھے۔ جیسے مکہ کے اور بہت سے لوگ۔ مگر کیوں ہمارا ذرہ ذرہ آپؐ پر فدا ہے۔ اور کیوں ہم آپؐ پر اپنی جانیں قربان کرنا انتہائی سعادت اور خوش بختی سمجھتے ہیں۔ اسی لئے کہ وُہ لوگوں کو آدمی نظر آتے ہیں۔ مگر ہمیں۔

"اللہ کے آدمی"

نظر آتے ہیں۔ آپؐ کے آدمی ہونے سے تو ہمیں بھی انکار نہیں۔ آپؐ خود فرماتے ہیں۔ کہ انما انا بشرٌ مثلکم۔ میں تمہارے جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ مگر اس پر مزید بات یہ ہے۔ کہ آپؐ ہمیں "اللہ کے آدمی" دکھائی دیتے ہیں لوگ ہم پر اعتراض کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ تم ایک آدمی کے پیچھے چل رہے ہو۔ مگر یہ درست نہیں۔ بھلا ہم کوئی ایسے پاگل ہیں۔ کہ کسی آدمی کے پیچھے چلیں۔ ہم تو اللہ کے بندے کے پیچھے چل رہے ہیں۔ اور چونکہ اللہ تعالےٰ ہمارا محبوب ہے۔ اس لئے اس محبوب میں جو بھی جذب ہو گیا۔ وُہ خالی بندہ نہ رہا۔ بلکہ اللہ کا بندہ بن گیا۔ اور اس لئے وُہ ہمارا بھی محبُوب اور معشوق قرار پا گیا۔

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے طواف کے لئے جاتے ہیں۔ رستہ میں کفار کا لشکر آپ کو اور صحابہؓ کو روک لیتا ہے صنادید عرب ایک وفد لے کر آپؐ کے پاس آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ آپؐ کعبہ کا طواف کریں اس سے ہمارے پرسٹیج میں فرق آتا ہے۔ اس پر صلح کی گفتگو شروع ہو گئی۔ اور گفتگو ہوتے ہوتے نماز کا وقت آ گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اُٹھتے ہیں۔ اور وضو کرتے ہیں مگر جب مونہہ میں پانی ڈال کر کلی پھینکتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے کچھ اور بندے جو اپنی خوبیوں۔ اور طاقتوں کے ذریعہ یہ ثابت کر چکے تھے کہ وُہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کے عمود اور اسکی حفاظت

کا ذریعہ ہیں۔ دیوانہ وار آگے بڑھتے ہیں۔ اور وضو کے پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پر گرنے نہیں دیتے کوئی اس پانی کو ہاتھوں میں مل لیتا ہے کوئی مونہہ کو ملنے لگ جاتا ہے۔ کوئی سینہ پر مل لیتا ہے کوئی پیٹھ پر ملنے لگ جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر کفار کی نظر حیرت سے پھٹ جاتی ہے۔ اور وہ کہتے ہیں دیکھو یہ کتنے پاگل ہیں یہ جو کہتے ہیں کہ ہم دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ ہم دنیا کی اصلاح کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ ایک انسان کی تھوک کے لئے مر رہے ہیں۔ کون ہے جو انہیں مہذب کہہ سکے۔ بے شک ان کی نگاہ میں وہ تھوک تھا۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ تھوک ہی تھا۔ مگر فرق یہ تھا کہ وہ کفار محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت یہ سمجھتے تھے۔ کہ یہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تھوک ہے اور صحابہ یہ سمجھ کر اس تھوک کو اپنے ہاتھوں اور اپنے مونہوں پر ملتے تھے۔ کہ یہ

خدا کے بندے کا تھوک

ہے۔ کوئی کہے خدا کے بندے کا تھوک بھی تھوک ہی ہے۔ مگر یہ بالکل جھوٹ ہے۔ کیا مکھی کی قے اور شہد کی مکھی کی قے ایک ہی جیسی ہوتی ہے۔ کیا تم ایک مکھی کی قے اپنے کپڑوں سے دھوتے نہیں۔ اور کیا دوسری مکھی کی قے مزے سے چاٹتے نہیں۔ اگر کوئی شخص تم پر اعتراض کرے۔ اور کہے کہ تم

شہد کی مکھی کی قے

کیوں چاٹتے ہو تو تم اسے پاگل سمجھوگے۔ اور اسے کہوگے۔ بے شک یہ قے ہے۔ مگر یہ شہد کی مکھی کی قے ہے۔ عام مکھی کی نہیں۔ تم روزانہ دیکھتے ہو۔ کہ ڈاکٹر تمہیں ہدائت دیتا ہے۔ کہ تم اس قصاب سے گوشت خریدو۔ جس کی دوکان کے دروازوں میں جالی لگی ہوئی ہو۔ اور مکھیاں اس کے گوشت پر نہ بیٹھتی ہوں۔ تم اس حلوائی سے مٹھائی خریدا کرو۔ جس کی دوکان پر مکھیاں نہ بیٹھتی ہوں۔ کیونکہ مکھی کے بیٹھنے کی وجہ سے چیزیں گندی ہو جاتی ہیں۔ اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مگر دوسری طرف جب تم بیمار ہوتے ہو تو وہی ڈاکٹر آتا ہے۔ اور کہتا ہے فلاں دوائی شہد میں ملا کر کھاؤ۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ کل تو یہ ڈاکٹر یہ کہہ رہا تھا کہ مکھیوں کی غلاظت سے ہیضہ پھیلتا ہے اور آج یہ کہہ رہا ہے۔ کہ مکھی کی قے کھاؤ تو شفا ہوگی۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے تو اسے بے وقوف کہیں گے کیونکہ ہر شخص اسے کہیگا کہ ہیضہ اور دوسری متعدی بیماریاں عام مکھیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ نہ کہ شہد کی مکھی کی وجہ سے شہد جو شہد کی مکھی کا اگال ہے۔ اس سے تو نہ صرف یہ کہ کوئی بیماری پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ کئی بیماریوں کو دُور کرتا ہے۔ اگر ایک

عام مکھی اور شہد کی مکھی میں فرق

ہے۔ اگر ایک مکھی سے ہیضہ پیدا ہوتا ہے۔ تو دوسری مکھی کی قے سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ تو کیا بندے اور خدا کے بندے میں کوئی فرق نہیں۔ کیا شہد خدا سے بڑا ہے کہ اس کی طرف منسوب ہو کر تو مکھی بدل جائے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی طرف منسوب ہو کر انسان عام انسانوں جیسا رہے۔ پس بے شک وہ تھوک تھوک ہی تھا۔ مگر وہ خدا کے بندے کا تھوک تھا۔ اور ان دونوں تھوکوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ جس طرح شہد کی مکھی کے تھوک اور عام مکھی کے تھوک میں فرق ہے۔ اسی طرح ان تھوکوں میں فرق ہے غرض محمد صلے اللہ علیہ وسلم کفار کی نگاہ میں ایک انسان تھے۔ ویسے ہی انسان جیسے دنیا میں اور کروڑوں انسان ہیں۔ مگر صحابہ کو آپ خدا کے بندے نظر آتے تھے۔ آج بھی دنیا کی نگاہوں میں مسیح موعود صرف ایک انسان ہے۔ اور

لوگ ہم پر اعتراض کرتے ہیں

کہ تم ایک آدمی کے پیچھے چل رہے ہو۔ ہم میں سے بھی کئی لوگ حضرت مسیح موعود کی نسبت سمجھتے ہیں۔ کہ ایک نیک آدمی آیا اور گزر گیا اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ایک خدا کا بندہ آیا اور گزر گیا۔ جس طرح ایک آگ میں پڑا ہوا لوہا لوہا نہیں رہتا۔ بلکہ آگ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور گو جنس کے لحاظ سے وہ لوہا ہی رہتا ہے۔ مگر خواص کے لحاظ سے آگ بن جاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے بندے اپنی جنس کے لحاظ سے انسان ہی رہتے ہیں۔ مگر اپنے کام کے لحاظ سے وہ خدا کی قدرتیں دکھاتے ہیں۔ جیسے تپتے ہوئے لوہے اور گرم گرم انگارہ میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جو انگارہ کام کرتا ہے وہی لوہا کام کرتا ہے۔ جس طرح انگارہ جلاتا ہے اسی طرح لوہا بھی جلاتا ہے۔ جس طرح انگارہ داغ دیتا ہے۔ اسی طرح لوہا بھی اگر بدن سے چھو جائے۔ تو وہ بدن کو جھلس دیتا ہے۔ جس طرح انگارہ روشنی دیتا ہے۔ اسی طرح لوہا بھی روشنی دیتا ہے غرض انگارے اور لوہے میں کام کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں رہتا۔ صرف یہ فرق رہے گا۔ کہ انگارا سارے کا سارا آگ بن جائے گا۔ مگر لوہا اس وقت تک آگ رہے گا۔ جب تک وہ آگ میں پڑا رہے گا۔ جب اسے آگ سے الگ کر لیا جائیگا تو وہ ٹھنڈا ہو جائے۔ مگر وہ لوگ جن کے متعلق خدا یہ فیصلہ کر دے کہ انہیں

محبتِ الٰہی کی آگ

سے کبھی نکالا نہیں جائے گا۔ بلکہ وہ ہمیشہ اس آگ میں رہیں گے۔ وہ صفاتِ الٰہیہ سے ظلی طور پر متصف ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی انسانیت اس کی تجلیات کے نیچے ہمیشہ کے لئے قرار پکڑ لیتی ہے۔

غرض خدا تعالےٰ کی ہم پر یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ کہ اس نے اپنے مسیح کو ہم میں بھیجا۔ اور اس کی شناخت کی ہمیں توفیق دی۔ اور ہمیں چاہیئے کہ ہم اس نعمت کی قدر کریں۔ میں بیرونی جماعتوں کو بھی مخاطب کرتا ہوں۔ مگر خصوصیت سے میرے مخاطب قادیان کے لوگ ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ تمہیں چاہیئے کہ تم اپنے اخلاق اپنے افعال اپنے اقوال۔ اپنی لڑائیوں۔ اپنے جھگڑوں اپنی صلحوں اور اپنی صفائیوں میں ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھو کہ تم نے

خدا کے ایک بندے کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ

دیا ہوا ہے۔ جس طرح آگ میں پڑا ہوا لوہا لوہا نہیں رہتا بلکہ آگ بن جاتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اب خدا کے ایک بندے کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر کوئی اور چیز بن چکے ہو۔ تمہیں بھی اپنا وقار سمجھنا چاہیئے۔ اور تمہیں بھی اپنی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا چاہیئے۔ تم باتیں کرتے وقت کیوں یہ سمجھتے ہو کہ عبداللہ یا عبدالرحیم یا عبدالرحمٰن بول رہا ہے۔ تم سمجھ لو کہ عبداللہ مر چکا۔ عبدالرحیم مر چکا عبدالرحمٰن مر چکا۔ اور اب خدا کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینے والا ایک شخص بول رہا ہے۔ پس تمہارے اعمال اور تمہارے افعال اور تمہارے اقوال تمام دنیا سے نرالے ہونے چاہئیں۔ اور ہر قدم پر تمہیں یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ

خدا کے بندے کو اب کیا کرنا چاہیئے

یہ تمہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ جب تم نے بیعت کر لی۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے اپنے لئے موت قبول کر لی۔ سو جب تم مر گئے تو تمہیں یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب تم پہلے کے سے انسان نہیں رہے۔ بلکہ مسیح موعودؑ بن گئے ہو تمہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہیں باتیں کرتے وقت سوچنا چاہیئے کہ گفتگو کے لئے شریعت کے کون سے آداب ہیں تمہیں لین دین کرتے وقت یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ لین دین کے متعلق شریعت کے کیا احکام ہیں۔ تمہیں شادی بیاہ کے وقت یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ اسلام اس بارے میں کیا ہدایات دیتا ہے۔ غرض

ہر حرکت اور ہر سکون کے وقت

تمہیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا تم کوئی ایسا کام تو نہیں کر رہے۔ جو خلاف تقوٰی ہے۔ کیونکہ تم اب وہ نہیں رہے جو پہلے تھے۔ تمہاری عزت مسیح موعود کی عزت ہے۔ اور مسیح موعود کی عزت خدا کی عزت ہے۔ پس تمہارے اقوال میں تمہارے افعال میں تمہارے اخلاق میں تمہارے اطوار میں تمہارے سونے میں تمہارے جاگنے میں تمہارے کھانے میں تمہارے پینے میں غرض ہر حرکت اور ہر سکون میں تمہیں

دوسروں سے ممتاز ہونا چاہیئے

تب تم دیکھو گے کہ یہ دنیا تمہارے لئے جنت بن جائیگی۔ آخر یہ دنیا چند قوانین کے ماتحت ہی جنت بن سکتی ہے۔ اگر اپ ہی آپ جنت بن سکتی تو اللہ تعالےٰ کو شریعت بھیجنے اور انبیاء کا ایک لمبا سلسلہ قائم کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ پس جب تک ہم اپنے اقوال میں اپنے افعال میں اور اپنے اطوار میں

ایک عظیم الشان تغیر

پیدا نہیں کرتے اس وقت تک ہم اُس جنت کے پیدا کرنے میں ایک روک بنے ہوئے ہیں۔ اور بالفاظ دیگر ہم چاہتے ہیں کہ وہ جنت پیدا نہ ہو۔ حالانکہ خدا تعالےٰ مسیح موعود کے زمانہ کی نسبت فرماتا ہے کہ واذا الجنۃ ازلفت کہ خدا تعالےٰ اس زمانہ میں جنت انسانوں کے قریب کر دے گا۔ مگر افسوس کہ ہم میں سے ہی بعض اسے دور کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے اقوال اور ان کے افعال اور انکی حرکات اور ان کی سکنات اس تعلیم کے مطابق نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کی۔ لیکن اگر ہم اپنے اقوال و اعمال میں تغیر پیدا کریں تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جنت نزدیک کر دی جائیگی۔ گویا

ہماری مثال

ایسی ہی ہے۔ جیسے کرسیوں پر دو دوست آپس میں بیٹھے باتیں کر رہے ہوں اور نوکر چائے کی سینی لئے ان کے پاس کھڑا ہو۔ مگر وہ اپنی باتوں میں ہی مشغول ہوں اور چائے کی سینی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ ہماری حالت بھی یہی ہے۔ کہ ہم دنیا کی طرف متوجہ ہیں۔ اور خدا اپنے ہاتھ میں جنت لئے ہمارے کوٹھوں کے پاس کھڑا ہے اور منتظر ہے کہ شائد پہلے انہوں نے توجہ نہیں کی تو اب کریں۔ شائد پہلے انہوں نے جنت نہیں لی تو اب لے لیں پس اس جنت کے حصول میں صرف اتنی ہی دیر ہے کہ ہم دنیا کی طرف سے اپنا منہ موڑیں۔ اور خدا کی طرف اپنی توجہ کریں ورنہ وہ تو فرما چکا ہے کہ واذا الجنۃ ازلفت کہ

جنت تمہارے قریب کر دیگئی

ہے۔ صرف تمہارے ہاتھ بڑھانے اور پکڑنے کی دیر ہے۔

سو میں بوڑھوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں اور جوانوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں اور بچوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اور

خصوصاً بچوں کو ہی مخاطب کرتا ہوں

کیونکہ بڑوں کو جو خراب عادتیں پڑ چکی ہوں ان کا دور ہونا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن بچے اگر بچپن کی عمر سے ہی نیک باتیں سیکھیں اور ان کو اپنی عادت بنا لیں تو ان کی تمام زندگی سنور سکتی اور سکھ اور آرام میں گذر سکتی ہے۔

یہ بات یاد رکھو کہ ایمان کی طاقت کے بعد دنیا میں سب سے بڑی طاقت عادت کی ہے۔ بیشک بڑے بھی اگر چاہیں تو ایمان کی طاقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ لیکن ان بڑوں میں جنہیں بعض خراب عادتیں پڑ چکی ہوں یہ نقص ہوتا ہے کہ انہیں

ایمان کی طاقت

کسی اور طرف کھینچ رہی ہوتی ہے اور عادت کی طاقت کسی اور طرف کھینچ رہی ہوتی ہے۔ مگر تم اے سلسلہ کے بچو اگر اپنی عادتوں کو آج درست کر لو گے۔ تو تمہاری عادتیں بھی تمہیں نیک راہ پر چلا رہی ہونگی اور تمہارا ایمان بھی تمہیں سیدھے راستہ کی طرف لے جا رہا ہوگا۔ اور اس طرح جس سفر کو تمہارے بڑے ایک دن میں طے کر سکتے ہیں اسے تم ایک منٹ میں طے کر سکو گے۔ کیونکہ تمہارے بڑوں کی مثال ایسی ہے جیسے ریل کے ایک طرف ایک انجن لگا دیا جائے اور اس کے دوسری طرف دوسرا انجن۔ بیشک ایمان کا انجن طاقتور ہے۔ لیکن انہیں عادت کا انجن کسی اور طرف کھینچ رہا ہے۔ اور ایمان کا انجن کسی اور طرف اس لئے انکی رفتار لازماً سست ہے۔ لیکن اگر تم اپنی عادتیں بچپن سے درست کر لو تو تمہارے دونوں انجن ایک ہی طرف لگے ہوئے ہونگے۔ تمہیں ایمان کا انجن بھی اسی طرف کھینچیگا اور عادت کا انجن بھی اسی طرف کھینچیگا اور تم خود ہی سمجھ سکتے ہو کہ جس ریل کے آگے دو انجن لگے ہوئے ہوں اس کی رفتار کس قدر تیز ہوگی۔ پس میں تمہیں بھی مخاطب کرتا ہوں اور پھر عورتوں سے بھی کہتا ہوں کہ اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ اور قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ دنیا کمانے سے اسلام نہیں روکتا۔ صحابہؓ نے بھی بڑی بڑی تجارتیں کیں۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تجارت کر لیا کرتے تھے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی تجارتیں کی ہیں۔ پھر صحابہ زراعتیں بھی کرتے تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی بعض زمینوں میں کام کرواتے تھے۔ اور ان کے غلہ سے سال بھر تک کی ضروریات اپنے اہل کی جمع کرا دیتے تھے۔ پھر صحابہؓ نے تو بڑی بڑی زمینداریاں اور تجارتیں کی ہیں۔ اور بہت کچھ کمایا ہے۔ پس تمہیں بھی دنیا کمانے سے کوئی شخص نہیں روکتا۔ ہاں یہ چیزیں تمہاری توجہ کھینچنے والی نہ ہوں بلکہ

خدا کی آواز

جب بھی تمہارے کانوں میں پڑے تم ان تمام زراعتوں اور تجارتوں اور ملازمتوں کو ترک کرکے اللہ تعالےٰ کی آواز پر حاضر ہو جاؤ۔ اور اگر تم ایسا کرو۔ تو پھر تم دنیا دار نہیں بلکہ دیندار کہلاؤ گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایکدفعہ حضرت امام حسن نے پوچھا کہ کیا آپ کو مجھ سے محبت ہے۔ انہوں نے کہا ہاں پھر انہوں نے سوال کیا کہ کیا آپ کو خدا تعالےٰ سے بھی محبت ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں حضرت امام حسنؓ کہنے لگے پھر تو یہ تو شرک ہے۔ حضرت علی نے ابھی اس کا کوئی جواب نہ دیا تھا کہ جھٹ حضرت امام حسن نے آپ ہی سوال کر دیا۔ کہ اگر

خدا تعالےٰ کی محبت

آپ کو ایک طرف کھینچتی ہو اور میری محبت دوسری طرف تو آپ کس راہ کو اختیار کرینگے۔ انہوں نے کہا میں خدا تعالےٰ کی محبت کے راستہ کو ہی اختیار کرونگا اسپر امام حسنؓ بولے تب آپ مشرک نہیں تو وہ بندہ جو خدا تعالیٰ کی آواز سنکر رک جاتا ہے وہ اگر دنیا کے کاموں میں بھی مشغول ہو تو وہ دنیا دار نہیں۔ بلکہ دیندار ہے۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا دنیا میں کوئی شخص ایسا ہو جس کے اندر

حقیقی ایمان کا شائبہ

بھی پایا جاتا ہو اور وہ خدا تعالےٰ کی آواز سنکر اپنی ہوا و ہوس کے اتباع سے نہ رک سکے۔ دنیا میں تو ہم دیکھتے ہیں۔ اگر معمولی جذبات بھی ابھر آئیں۔ تو انسان کے ہاتھ کو روک دیتے ہیں۔ کجا یہ کہ ایمان کا دعوٰی ہو اور خدا تعالےٰ کی آواز آئے اور انسان کا ہاتھ نہ رکے۔

مجھے یاد ہے بچپن میں میری ایک کشتی تھی جو برسات کے دنوں میں لڑکے لے جاتے اور سارا دن اسپر کودتے اور توڑتے رہتے ایک دفعہ میں نے بعض لڑکوں کو مقرر کیا کہ اب کی دفعہ کوئی کشتی لے جائے تو مجھے اطلاع دینا چنانچہ انہوں نے ایک دن مجھے اطلاع دی کہ آپکی کشتی فلاں فلاں لڑکے لے گئے ہیں اور وہ پانی میں کھیل کود رہے ہیں۔ اسپر میں وہاں گیا میں نے دیکھا۔ کہ پندرہ بیس لڑکے اسپر بیٹھے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالانکہ اس کشتی پر صرف پانچ سات لڑکے بیٹھ سکتے تھے اور خوب کھیل کود رہے اور شور مچا رہے ہیں کشتی کے اندر پانی بھرا ہوا ہے اور وہ پانی میں ڈوب رہی ہے۔ میں نے قریب جا کر جو ان کو آواز دی تو وہ لڑکے کچھ گھبرا سے گئے۔ کچھ اس لئے کہ کشتی کا مالک میں تھا اور کچھ اس لئے کہ قادیان میں ہماری ملکیت ہے اور وہ خوف زدہ ہو کر بھاگے اور پانی میں کود پڑے اور تیرتے ہوئے اِدھر اُدھر نکل گئے۔ میرے قابو اور تو کوئی لڑکا نہ آیا۔ صرف ایک لڑکا میرے قابو چڑھ گیا۔ کیونکہ اسے نکلنے کے لئے اور کوئی رستہ نہ ملا اور جس جگہ سے وہ نکلا وہاں میں کھڑا تھا۔ بچپن کی عمر تھی۔ اور غصہ مجھے بے انتہا آیا ہوا تھا میں نے جوش سے اسے مارنے کے لئے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اس نے میری ضرب کو روکنے کے لئے ہاتھ اٹھایا جسے دیکھ کر مجھے اور غصہ آیا اور میں نے اور زیادہ زور سے ہاتھ پیچھے لے جا کر اسے مکہ مارنا چاہا یہ دیکھ کر اس نے یا تو یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کے مقابلہ میں میرا ہاتھ اٹھانا بے ادبی ہوگا اور یا یہ سمجھتے ہوئے کہ انہیں غصہ بہت چڑھا ہوا ہے۔ اگر میں نے ضرب روکی تو انہیں اور زیادہ غصہ آئے گا۔ اس نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا اور میری طرف منہ کر کے بولا۔ لو جی مار لو۔ جس طرح پتھر گر پڑتا ہے۔ اسی طرح میرا ہاتھ جو بڑے جوش سے اٹھا ہوا تھا بے کار ہو کر نیچے گر گیا اور اس کے سامنے سے ہٹتے ہوئے مجھے یوں محسوس ہوا کہ گویا وہ حقدار ہے اور میں مجرم ہوں تو اگر معمولی اخلاق انسان کے قلب پر اتنا عظیم الشان اثر کر سکتے ہیں پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک انسان کو خدا تعالیٰ کی یہ آواز آرہی ہو کہ میرے بندے میری طرف آ اور وہ اس کی طرف دوڑ نہ پڑے۔ اگر اس میں ایک

شمہ بھر بھی خدا تعالیٰ کی محبت

ہوگی۔ تو ناممکن ہے کہ اس کا پاؤں کسی اور طرف اٹھے۔

حدیثوں میں آتا ہے ایک دفعہ ایک شخص اپنے غلام کو مارنے لگا۔ کہ اسے پیچھے کی طرف سے ایک آواز آئی کہ یہ کیا جاہلیت کی حرکت کر رہے ہو۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ وہ صحابی کہتے ہیں میں اس وقت نہایت جوش کی حالت میں تھا۔ کیونکہ اس غلام نے کوئی نہایت ہی بیہودہ حرکت کی تھی اور میں نے اسے مارنے کے لئے اپنے ہاتھ میں کوڑا اٹھایا ہوا تھا۔ اور ایک کوڑا لگا چکا تھا کہ مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز آئی کہ یہ کیا جاہلیت کی بات، وہ صحابی کہتے ہیں یہ آواز سن کر مجھے اس قدر ندامت ہوئی کہ میں نے اپنے دل میں کہا کاش میں اس سے پہلے مر چکا ہوتا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت کی وجہ سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔ میں نہایت شرمندہ ہو کر مجرم کی طرح آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اسے۔ نہیں مارتا۔ آپ نے فرمایا۔ اب کیا ہے اب تو تم اسے مار ہی چکے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ پھر میرے اس گناہ کا کیا کفارہ ہے آپ نے فرمایا اس کا کفارہ اس کی آزادی ہے چنانچہ اس صحابی نے اسی وقت اس غلام سے کہدیا کہ آج سے میں نے تجھ کو آزاد کیا

تم جب

غلام رکھنے کے عادی

نہیں ہو تم نہیں سمجھ سکتے کہ اس زمانہ میں غلام کی کیا قیمت ہوتی تھی۔ اس زمانہ میں غلام کی جس قدر آمد ہوا کرتی تھی۔ وہ اس کی نہیں بلکہ اس کے آقا کی ہوا کرتی تھی۔ گویا غلام اپنے آقا کے لئے روزی کمایا کرتا تھا۔ پس "میں نے تجھ کو آزاد کیا" یہ ایسے ہی الفاظ ہیں جیسے تمہارے کانوں میں یہ آواز آئے کہ کوئی شخص ای اے سی ہو اور وہ کہہ رہا ہو کہ میں اپنے عہدہ سے مستعفی ہوتا ہوں یا کوئی زمیندار یہ کہہ رہا ہو کہ میں اپنی زمین چھوڑتا ہوں۔ غرض اس زمانہ میں

غلام کو آزاد کرنے کے معنے

یہ تھے کہ اس کے ذریعہ جس قدر آمد ہوتی تھی وہ سب جاتی رہے مگر اس صحابی نے جب دیکھا کہ مجھ سے ایک قصور ہوا ہے اور خدا تعالےٰ کی آواز اس کے رسول کے ذریعہ سے مجھے کسی اور طرف بلاتی ہے تو اس نے اس غلام کو آزاد کر دیا۔ تو خدا تعالےٰ کی آواز جب کسی اخلاص رکھنے والے انسان کو سنائی دیتی ہے تو اس کا رنگ بالکل بدل دیتی ہے اور اسے بڑی سے بڑی قربانیوں پر آمادہ کر دیتی ہے۔ پس تم خدا تعالےٰ کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ سلسلہ کے کاموں کو اپنے کاموں پر مقدم سمجھو۔ سلسلہ کی تبلیغ کو اپنے بیوی بچوں سے باتیں کرنے پر مقدم سمجھو۔ سلسلہ کی مالی ضروریات کو اپنی مالی ضرورتوں پر مقدم سمجھو اور اپنے اندر وہ حالت پیدا کرو کہ جب بھی خدا کی آواز تمہارے کانوں میں پڑے تمہارا سر اسی جگہ جھک جائے اور تمہارے اندر اس کے خلاف ایک ذرا سی بھی جنبش پیدا نہ ہو۔ یہ وہ ایمان ہے جو حقیقی ایمان کہلاتا ہے اور یہ وہ ایمان ہے جو دل سے ہر قسم کا گند دور کر کے انسان کو قوم کا سپاہی بنا دیتا ہے

قادیان والوں پر خصوصیت سے بہت بڑی ذمہ واری

عائد ہے انہیں سچائی پر دوسروں سے زیادہ جوش سے قائم ہونا چاہئیے انہیں نمازیں دوسروں سے زیادہ مداومت کے ساتھ پڑھنی چاہئیں۔ انہیں تبلیغ دوسروں سے زیادہ عمدگی سے کرنی چاہئیے۔ انہیں مالی قربانی دوسروں سے بہت بڑھ کر کرنی چاہئیے۔ کیونکہ یہی وہ نعمتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے لئے لائے۔ اگر یہ نعمتیں کسی کو حاصل نہیں اور وہ قادیان میں محض تجارت یا زراعت یا ملازمت اپنا پیشہ بنا کر رہائش اختیار کئے ہوئے ہے۔ تو اسے یاد رکھنا چاہئیے کہ یہ کوئی چیز نہیں۔ اگر وہ باہر پچاس ساٹھ کماتا تھا اور یہاں اس نے دو سو ماہوار بھی کما لئے تب بھی یہ

بالکل حقیر اور ذلیل چیز

ہے تم سے زیادہ کمانے والے تم سے زیادہ تجارتیں کرنے والے تم سے زیادہ زراعتیں کرنے والے تم سے زیادہ دنیاوی کاموں میں دسترس رکھنے والے دنیا میں موجود ہیں۔ پھر سوچو کہ انہوں نے کیا بنا لیا مگر جن لوگوں نے

خدا تعالیٰ کی خاطر قربانیاں

کی ہیں۔ دنیا سینکڑوں سالوں سے ان کی اولادوں اور نسلوں کی بھی غلام بنی چلی آرہی ہے۔ یزید نے بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو اس نواسے کو جسے رسول کریم نے اپنی گود میں اٹھایا۔ شہید کر دیا اور اس نے یہ سمجھا کہ وہ کامیاب ہو گیا مگر آج بھی وہ لوگ موجود ہیں۔ جو سادات میں سے ہونے کی وجہ سے دوسروں سے بے دھڑک کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم امتی کے برتن میں کھانا نہیں کھائیں گے۔ پھر بعض بناوٹی سید ہوتے ہیں وہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ

نذیر سوئنگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور میں ہر قسم کی مشینوں کی مرمت اور سیکنڈ ہینڈ و نئی مشینوں کی خرید و فروخت کا انتظام اعلیٰ پیمانہ پر موجود ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم امتی کے برتن میں کھانا نہیں کھائینگے اور لوگ خوشی سے ان باتوں کو برداشت کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اس قسم کا فقرہ لوگ کسی بڑے سے بڑے آدمی کے منہ سے بھی نہیں سن سکتے۔ اور اسے اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ مگر جب کسی سید کے منہ سے وہ یہ فقرہ سنتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کوئی حرج نہیں۔ آخر یہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی اولاد میں سے

ہے۔ اب دیکھو تیرہ سو سال کا عرصہ کتنا لمبا عرصہ ہوتا ہے۔ مگر آج بھی ایک شخص جب یہ کہتا ہے کہ مَیں سید ہوں تو معًا ہمارا لہجہ اور ہمارا طریق گفتگو بدل جاتا ہے۔ ہم اسی حیثیت کے ایک دوسرے آدمی کو تو تُو کر کے بلا رہے ہوتے ہیں۔ مگر اس سید کو ہم شاہ صاحب شاہ صاحب کہنے لگ جاتے ہیں۔ اور اس طرح وہ ہمارا شاہ بھی بن جاتا ہے اور صاحب بھی ہو جاتا ہے۔ حالانکہ بعض دفعہ اس کے اعمال کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سے اتنی نسبت بھی نہیں ہوتی جتنی خاک کو سورج سے ہے۔ پھر

تم خدا تعالےٰ کو دیکھو

وہ بھی کس طرح ان لوگوں کی قدر کرتا ہے جو اس کے کسی پیارے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب دشمنوں کی طرف سے بہت زیادہ تکالیف پہنچیں تو غالبًا اس وجہ سے کہ آپ کے دل میں ان کے متعلق بددعا کا جوش پیدا ہؤا اللہ تعالےٰ نے آپ پر الہام کیا اور فرمایا ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہدار
کاخر کنند دعوئے حُبِّ پیمبرم

یعنی اے مسیح موعودؑ کے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار یہ کیسے ہی تیرے دشمن سہی کیسے ہی تیرے مخالف سہی پھر بھی ان کا کچھ لحاظ کیجو۔ کیونکہ یہ ہمارے پیغمبر کی محبت کا دعوےٰ تو کرتے ہیں۔ اب دیکھو

غنی خدا محسن خدا صمد خدا

اپنے ایک خادم سے تعلق رکھنے والے کی جب اتنی قدر کرتا ہے۔ تو کس قدر ناپاک وہ بندہ ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اگر وہ خود خدا سے تعلق پیدا کرے گا تو خدا اس کی قدر نہیں کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام یہ بھی ہے کہ اخرج منہُ الیزیدیون کہ قادیان میں بعض یزیدی صفت لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔ یہ نام گویا خدا تعالےٰ نے ان لوگوں کا رکھا جو سلسلہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الہام نازل کر کے کہ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہدار
کاخر کنند دعوئے حبِ پیمبرم

اس امر کی طرف بھی اشارہ کر دیا کہ گو یزید ایک نہایت ہی ناپاک انسان تھا۔ جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کیا۔ اور یہ بڑے دشمن یزیدی صفت ہو گئے ہیں۔ مگر پھر بھی ان کا کچھ نہ کچھ لحاظ کرنا۔ کیونکہ آخر یہ دعوےٰ تو کرتے ہیں کہ انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔

تو اخلاص اور عدم اخلاص بہت موٹی چیزیں ہیں۔ اور یہ فورًا نظر آجاتی ہیں۔ جسے اخلاص ہوتا ہے اسے

اپنے محبوب کی ہر چیز پیاری

معلوم ہوتی ہے۔ مگر جس کے اندر اخلاص کا مادہ نہیں ہوتا۔ وہ محبت کا دعوےٰ تو کرتا ہے۔ لیکن اس کے آثار اس کے اندر نہیں پائے جاتے۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ تم اپنے اندر اخلاص اور محبت پیدا کرو۔ اور دن اور رات

سلسلہ کے لئے قربانیاں

کر کے اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کرو۔ جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کی۔ اِس وقت

تحریک جدید کا پہلا دور

ختم ہو کر اس کا دوسرا دور عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ تم میں سے ہر شخص سچی قربانی کا نمونہ بنے اور اس تحریک کے جس قدر مطالبات ہیں۔ ان کو پورا کرے۔ تا اسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس تحریک کے دوسرے دور میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہو۔ یاد رکھو وہ لوگ جنہوں نے آج کوتاہی کی ہوگی۔ جنہوں نے آج اپنی قربانیوں میں کمزوری اور سستی دکھائی ہوگی۔ جنہوں نے آج اپنے وعدوں کو پورا کرنے سے بے توجہی اور لاپرواہی اختیار کی ہوگی۔ ان کا کل ان کو اس نیکی کے راستہ سے اور زیادہ دور لے جانے والا ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ ہی ان پر رحم کرے تو کرے۔ ورنہ

ظاہری حالات کے لحاظ سے

ان کی ایمانی حالت خطرناک ہوگی پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ گو سال کا زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر اب بھی وقت ہے۔ اب بھی

لہو لگا کر شہیدوں میں

شامل ہونے کا موقع ہے۔ اور گو دن بہت تھوڑے رہ گئے۔ اور سال اپنے اختتام کو پہنچ گیا۔ مگر پھر بھی وہ دوست جو اپنی اصلاح کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ ان کے سامنے

ضرورت

ایک انگریزی خوان ذہین اور محنتی نوجوان کی ضرورت ہے۔ جو علاوہ فرائض مینجری کے حساب کتاب بھی رکھ سکے۔ تنخواہ مبلغ ۲۵ روپے ماہوار درخواستیں ۸ راکتوبر ۱۹۳۷ء سے قبل امیر جماعت کی تصدیق کے ہمراہ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ جنرل مینجر آرٹسٹک لمیٹڈ دیر مینوفیکچرنگ کمپنی۔ موہنی روڈ۔ لاہور

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی ہے آپ جو چیز چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا۔ عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشہ دار دوا شامل نہیں ہے دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جنکو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپے (۵ء) میں ایک ماہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے تمام مطالبات

موجود ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ان تمام مطالبات کو پورا کریں۔ خواہ وہ مطالبات سادہ زندگی کے متعلق ہیں۔ خواہ ایک کھانا کھانے کے متعلق ہیں خواہ تبلیغ کے متعلق ہیں۔ خواہ وقف زندگی کے متعلق ہیں خواہ اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کے متعلق ہیں۔ خواہ صلح اور آشتی سے رہنے کے متعلق ہیں اور خواہ مالی قربانی کے متعلق ہیں ان میں سے ہر ایک مطالبہ کو پورا کرو۔ چونکہ جیسا میں نے حال میں اعلان کیا ہے اس سال

مالی حصہ میں ابھی بہت کمی ہے

اس لئے اس حصہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ ان باتوں کو بھی مد نظر رکھو۔ جن کے متعلق میں اس سال کے چند ابتدائی خطبات میں جماعت کو توجہ دلا چکا ہوں۔ غرض ہر رنگ میں

تحریک جدید کے مطالبات کو پورا کرو

اور اپنے چھوٹوں اور اپنے بڑوں اور اپنے جوانوں اور اپنے بوڑھوں کے اندر نیکی اور تقویٰ کا وہ رنگ پیدا کرو۔ کہ جس رنگ کو دیکھ کر دنیا یہ کہہ سکے۔ کہ اسے تم میں خدائی جلوہ نظر آ رہا ہے۔

جمع ہو چکا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ باقی رقم جلد پوری فرمائیں۔
برکت علی نائب ناظر بیت المال۔ قادیان

اعلان متعلق تحقیقاتی کمیشن

جملہ ممبر صاحبان تحقیقاتی کمیشن کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ وہ کمیشن کے کام کے لئے براہ مہربانی ۱۱ / اکتوبر بروز پیر قبل دوپہر قادیان تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار:- غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا!

خان صاحب ریٹائرڈ لفٹننٹ ڈاکٹر خدا بخش صاحب آئی ایم ڈی (ریٹائرڈ) ایف آر ... کا

فرمان

وٹیلک (پیٹنٹ) برقی آلہ قوت کی کمزوری سکڑے ہوئے اعضا کے لئے سب سے زیادہ تیر بہدف علاج ہے جن نوجوانوں اور بوڑھوں کے رگ اور پٹھے کمزور ہو گئے ہوں ان کیلئے رفیق اعلےٰ ہے

اصل حالات اور رسالہ مفت

گرین لینڈ کمپنی کوٹھی نمبر ۳۹ میکلوڈ روڈ بالمقابل کشمیر بلڈنگ بیرون قلعہ گوجر سنگھ لاہور

تحریک قرضہ ایک لاکھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد ہے۔ کہ ایک لاکھ روپیہ مخلصین جماعت سے بطور قرضہ حسنہ جمع کیا جائے۔ جو پانچ سال میں واپس دیا جائے گا۔ البتہ جو دوست اس قدر لمبے عرصہ کے لئے قرض نہ دے سکتے ہوں۔ وہ اس سے کم عرصہ کے لئے قرض دیں۔ مگر یہ عرصہ ایک سال سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ اس تحریک میں اب تک چھیاسٹھ ہزار کے قریب روپیہ

42

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۵ اکتوبر "اسٹیٹسمین" کو معلوم ہوا ہے کہ کاشی باز ار (دنار ائن گنج) میں آتشبازی کے ایک کارخانہ میں زبردست دھماکہ ہوا۔ جس کی وجہ سے دو آدمی ہلاک اور ایک شدید مجروح ہوا۔ کارخانہ کی عمارت کو بھی زبردست نقصان پہنچا۔ دھماکہ کی آواز تقریباً ایک میل کے فاصلے سے سنی گئی۔ گردو نواح کی عمارتوں کو بھی شدید جنبش آئی۔ اردگرد کے رہنے والوں میں اس حادثہ نے بے حد ہیجان بپا کر دیا تھا۔ اور انہیں محسوس ہونے لگا کہ کوئی شدید زلزلہ آیا ہے۔

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) حال ہی میں ایک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ دریا کے کنارے برطانوی ریذیڈنسی کے قریب واقع اطالوی سفارت خانہ کو بم سے اڑا دیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جس شخص کے ذمہ بم رکھنے کا کام تھا۔ خود اسی نے سازش کا راز فاش کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص آخری وقت میں ہمت ہار بیٹھا چنانچہ اس نے سب سے قریبی تھانہ میں جاکر بم پولیس کے حوالے کر دیا۔ اور جو لوگ سازش میں شریک تھے۔ ان کے نام بھی بتا دئیے۔ پولیس نے سب کو گرفتار کر لیا۔

بیت المقدس ۵ اکتوبر۔ ایک اطلاع ہے کہ حیفا کی بندرگاہ سے یہودیوں نے کثیر تعداد میں جنگی اسلحہ منگائے ہیں۔ ان پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ اور متعدد یہودی گرفتار کر لئے گئے۔ اخبار الدفاع کا بیان ہے کہ یہودی سرمایہ دار باہر سے اسلحہ منگا رہے ہیں۔

پشاور ۵ اکتوبر۔ مجلس وزراء کا ایک اجلاس گورنر سرحد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ آنریری مجسٹریٹوں کا عہدہ بالکل اڑا دیا جائے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ انگلستان کے مشہور مخیر شخص لارڈ نفیلڈ نے ایک لاکھ پونڈ کا مزید عطیہ عطا کیا ہے جسے جنوبی افریقہ میں لوگوں کے جسمانی نقائص کو دور کرنے کے طبی طریقوں کی ترقی کے لئے صرف کیا جائے گا۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ایک برطانی تباہ کن جہاز "بیسی لسک" پر جب کہ وہ مغربی بحیرہ روم میں بحری قزاقی کے متعلق نگرانی کے فرائض انجام دے رہا کسی غیر معلوم آبدوز نے حملہ کر دیا۔ اور اس پر تارپیڈو پھینکا۔ برطانی جہاز نے بھی اس کا جواب دیا۔ جس کے نتیجہ کے متعلق ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہوا۔ پیرس کا ایک برقیہ مظہر ہے کہ سات برطانی تباہ کن جہاز اور دو بحری ہوائی جہاز اس آبدوز کی تلاش میں مصروف ہیں لیکن ابھی تک معلوم نہیں ہوا کہ اس کا کیا حشر ہوا۔

شملہ ۵ اکتوبر۔ کونسل آف سٹیٹ کا شملہ سیشن ختم ہو گیا ہے۔ آئندہ اجلاس ۱۵ نومبر کو دہلی میں منعقد ہوگا جب کہ انشورنس بل پر بحث ہوگی۔ یہ بل اسمبلی سے منظوری حاصل کر چکا ہے اور اس کی نقل کونسل سکرٹری کے پیش کر دی گئی ہے۔

شملہ ۵ اکتوبر۔ حسب ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے۔ بنوں بریگیڈ بغیر کسی حادثہ کے رزمک سے رزمک واپس آگیا ہے۔ شمالی شکتو میں تھرڈ انڈین انفنٹری بریگیڈ بہادر کیمپ سے غزیوم چلا گیا ہے۔ شمالی شکتو میں چند معمولی حملوں اور ٹیلیگراف کے تار کاٹے جانے کے سوا بقیہ علاقہ میں امن ہے۔ بنوں سے ۵ میل کے فاصلہ پر نہر کے ریلوے پل کو اڑانے کی ناکام کوشش کی گئی جس کی وجہ سے پل کو معمولی نقصان پہنچا لیکن اس کی وجہ سے سلسلہ آمد و رفت میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی۔

شملہ ۵ اکتوبر۔ اسمبلی کے آج کے اجلاس میں مسٹر اوگلوی سکرٹری محکمہ دفاع نے مسٹر ستیہ مورتی کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ سرحدیوں نے ۲۵ نومبر ۳۶ء کو سرکاری فوج پر حملہ کیا تھا۔ یعنی اس واقعہ کو تقریباً چوالیس ہفتے گزرے ہیں اس وقت سے لے کر ستمبر کے آخری حصے تک فوج پر ایک کروڑ ۴۰ لاکھ روپیہ زائد صرف کیا گیا۔ اس اثنا میں سرکاری فوج کے ۲۲۱ آدمی ہلاک اور ۶۰۱ مجروح ہوئے ہیں۔

لاہور ۵ اکتوبر۔ پنجاب سول سروس (ایگزیکٹو برانچ) کا امتحان مقابلہ مینارڈ ہال لا کالج میں ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء سے شروع ہوگا۔ تحریری امتحان ۲۵ سے ۲۹ تک جاری رہیگا روزانہ دو پرچے ہوا کریں گے پہلا پرچہ ۱۰ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک اور دوسرا پرچہ ½۱ بجے بعد دوپہر سے ½۴ بجے بعد دوپہر تک لیکن جمعہ کے دن پہلا پرچہ ۱۰ بجے سے ایک بجے تک اور دوسرا پرچہ ۲ بجے سے ۵ بجے تک ہوگا۔

شملہ ۵ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ گورنر جنرل نے فلسطین سے متعلق سر محمد یعقوب اور مسٹر کاظمی کی تحریک التوا کو مرکزی اسمبلی میں بدیں وجہ پیش کرنے کی اجازت نہیں دی کہ تحریک کے موضوع سے گورنر جنرل کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ شمالی چین میں میدان کارزار گرم ہے۔ جاپانی افواج کا دعویٰ ہے کہ وہ صوبہ شنٹنگ میں بدستور پیش قدمی کر رہی ہیں۔ شانسی کے گورنر نے وہاں کے چینی کمانڈر کو گولی سے ہلاک کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ شانسی کو جاپانیوں کے قبضہ سے بچانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

بوڈاپسٹ ۶ اکتوبر۔ بوڈاپسٹ سے یہ عجیب و غریب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ٹاریا (ہنگری) میں نصف نصف انچ لمبے مینڈکوں کی آسمان سے بارش ہوئی۔ جنہیں بعد میں جنگلی بطخوں نے ہڑپ کر لیا۔

امرتسر ۵ اکتوبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۹ پائی نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے

یمن (بذریعہ ڈاک) اخبار الفتح کی اطلاع ہے۔ کہ یمن کے دار السلطنت صنعا میں عربوں کا ایک اجتماع منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ اگر برطانیہ نے فلسطین کے عربوں کے ساتھ انصاف سے کام نہ لیا۔ تو یمن کے جنگجو قبائل والی یمن سے فلسطین میں داخل ہونے کی اجازت حاصل کریں گے۔ اور فلسطینی عربوں کی امداد کریں گے۔

لائل پور ۵ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سٹی پولیس نے ایک ہندو کو مقامی مہابیر مندر سے کرشن کی مورتی کی طلائی چوڑیاں چرانے کے الزام میں گرفتار کیا۔

برلن ۵ اکتوبر۔ کئی لاکھ جرمنوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے اعلان کیا۔ کہ ہم اپنے لئے نوآبادیاں چاہتے ہیں۔ لیکن ہمارے مخالف محض باتیں بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نوآبادیوں کی کیا ضرورت ہے مگر جن پر انہوں نے قبضہ جما رکھا ہے ان میں سے وہ کسی ایک سے بھی دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں۔

کلکتہ ۵ اکتوبر۔ آج بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ نے جاپانی مال کے بائیکاٹ کی تحریک شروع کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی قائم کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تعطیلات دسہرہ کیلئے رعائت

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر آئندہ تعطیلات دسہرہ کیلئے ۲ر اکتوبر سے ۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۷ء تک واپسی ٹکٹ جو ۲۵ر اکتوبر ۱۹۳۷ء تک کام آسکیں گے۔ مندرجہ ذیل شرحوں پر جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ ایک طرف کا فاصلہ سو میل سے زائد ہو۔ یا ۱۰ امیل کا رعائتی کرایہ ادا کیا جائے۔

اول اور دوم درجہ . . . . ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ایک تہائی

درمیانہ اور سوم درجہ . . . . ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا نصف

چیف کمرشل منیجر

سلطان بلیو بلیک انک فار آل فاؤنٹین پن

سوین انک کے مقابلہ میں فاؤنٹین پن کی سیاہی قادیان میں تیار کی گئی ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب نے مقابلتہً پن میں سیاہی استعمال کر کے تصدیق کی ہے۔ چنانچہ پہلے نیلا لکھتی ہے۔ پھر سیاہ اور پختہ ہو جاتی ہے۔ (۲) دوسرے دن پانی سے نہیں دھلتی (۳) ٹیوب کو خراب نہیں کرتی۔ (۴) ٹیوب میں جمتی نہیں۔ (۵) روانگی سوین سے زیادہ ہے۔ (۶) رنگت سوین کے برابر ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ر کمیشن ۳۳ فیصدی

اے رحیم اینڈ برادرز قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے۔ تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے۔ جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپکو ماہواری بےقاعدہ آتے ہیں۔ رک رک کر آتے ہیں۔ یا کم آتے ہیں۔ درد سے آتے ہیں۔ سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ کمر درد۔ سر درد رہتا ہے قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے یا سانس پھول جاتا ہے۔ پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے۔ تو آپ یقین رکھئے۔ کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت مکمل خوراک ایکماہ عہ محصول ہر کل عہ ملنے کا پتہ:۔ ایچ۔ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

کمزور مرد۔ بوڑھے اور ناقابل جوان۔ بواسیر کے مریض اور غلط کار نوجوان

امرت بوٹی

رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا استعمال کریں۔ امرت بوٹی میں نہ کستوری ہے۔ نہ عنبر نہ سونا چاندی نہ سچے موتی۔ صرف کثیر التعداد بوٹیوں کا جوہر جس کی ایک ایک گولی ہر کمزور مرد۔ دھاتت۔ جریان احتلام۔ سرعت۔ اور ناقابل مرد۔ بواسیر کے مریض کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔ دنیا کی کوئی لمبی فرم۔ ایسی اکسیر اور مفید دوائی۔ اور اس قدر ارزاں ہرگز آپ کو نہیں دے سکتی۔ علاوہ ازیں ایسی عورتوں کیلئے بے حد مفید ہے۔ جنکے بچے کمزور پیدا ہوتے ہوں۔ یا نیلے پیلے ہو کر فوت ہو جاتے ہوں۔ یا جن عورتوں کا رنگ زرد چہرہ پژمردہ کملایا ہوا رہتا ہو سیلان الرحم نے جسم کے ڈھانچہ کو کمزور کر دیا ہو۔ مستورات کی ترکیب استعمال اور مقدار خوراک مردوں سے الگ ہو گی۔ قیمت ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ امرت طلاء ۲/۱۲/۱ ۵۰ گولی عیہ امرت طلاء شیشی کلاں عہ خورد ۸ر نوٹ ہر دوست کو اپنے مکمل حالات لکھنے چاہئیں۔ کیونکہ فارمیسی کی طرف سے امرت بوٹی کے ہمراہ دوسری ضروری دوائی بلا قیمت بھی روانہ کی جاتی ہے۔

منیجر احمدیہ یونانی فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ پنجاب

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی